السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

روزہ دار کے لیے مسواک اور خوشبو استعمال کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بات یہ ہے کہ دن کے ابتدائی اور آخری حصے میں بھی مسواک کرنا روزہ دار کے لیے سنت ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ» (صحیح البخاري معلقا، باب السواک الرطب والیابس للصائم وسنن النسائی، الطهارة، باب الترغیب فی السواک، ح: ۵»

''مسواک کرنے سے منہ صاف ہو جاتا ہے اور رب راضی ہو جاتا ہے۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَی أُمَّتِی لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ صَلَاةٍ» (صحیح البخاري، الجمعة، باب السواک یوم الجمعة، ح: ۸۸۷ و صحیح مسلم، الطهارة، باب السواک ح: ۲۵۲»

''اگر مجھے امت کے مشقت میں پڑ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

اسی طرح روزہ دار کے لیے خوشبو بھی دن کے ابتدائی حصے سے لے کر آخری حصے تک ہر وقت جائز ہے، خواہ خوشبو بخور کی شکل میں ہو یا تیل وغیرہ کی صورت میں مگر بخور کو ناک کے ذریعہ سونگھنا جائز نہیں کیونکہ بخور کے اندر محسوس ہونے اور نظر آنے والے اجزا ہوتے ہیں جو بخور سونگھنے کی صورت میں ناک کے اندر داخل ہو کر معدے تک پہنچ جاتے ہیں۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا:

(بَالِغْ فِی الِاسْتِنْشَاقِ اِلَّا أَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا» (سنن ابی داود، الطهارة، باب فی الاستنثار، ح: ۱۴۲ وسنن النسائی الطهارة، باب المبالغة فی الاستنشاق، ح: ۸۷»

''ناک میں پانی چڑھانے میں خوب مبالغے سے کام لو اِلاّ یہ کہ تم روزہ دار ہو۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ382

محدث فتویٰ